تفسیر "ذخیرۃ الجنان فی فہم القرآن" کے مباحث سیرت میں مولانا سرفراز خان صفدر کا منہج

Method of Seerah Tayyibah in Tafseer Zakheerat Ul Jinaan Fi Fahm Il Quran by Maulana Sarfaraz Khan Safdar's

Miftah Ud Din
PhD Scholar Department of Islamic Theology Islamia College Peshawar
Email: miftahneem3@gmail.com
Dr. Muhammad Aziz
Assistant Professor Department of Islamic Theology,
Islamia College Peshawar
Email: azizfaizabadi@gmail.com

Abstract
Maulana Sarfaraz Khan Safdar was born in the village Dakki cheera of district Mansihra kpk , he started his early education from great scholar Gulam Ghaus Hazarwi & many other great scholars of that era later on he visited Dar ul Uloom Deoband to complete the knowledge of shariah, he was thought Hadith from Moulna Husain Maddani, he wrote many books .he also wrote Tafseer Zakhira tul Jinan fi Fahm il Quran. This Tafsir is very simple, clear, and extremely useful to locate brief explanations of verses in the lite if seerah, his students say he kept teaching Dars e Quran for fifty years continuously every day.in his explanation of the verses , he quotes Quranic verses,hadiths, seerah & historic books, different scholars. Then he goes on to prove the position which, according to him,is weightier, of course, with arguments and sometimes proops.The deduction of juristic injunction, seerah, and ruling from the noble Quran are the subjects of this book. so there are exhaustive discussions on seerah , jurisprudence, and articles of faith.
Keywords: Maulana Sarfaraz Khan Safdar, Tafseer Zakhira tul Jinan, Dars e Quran, Hadith Studies, Islamic Jurisprudence

صنف تعارف:۔

محمد سرفراز خان بن نور احمد خان بن گل احمد خان بن مولوی گل۔ قومیت کے اعتبار سے یوسف زئی پٹھان ہیں۔
آپ ضلع مانسہرہ موجودہ خیبر پختونخواہ میں سن ۱۶۱۴ء میں پیدا ہوئے۔[1]

تعلیم وتربیت:۔

آپ نے ابتدائی تعلیم مولانا غلام غوث ہزاروی سے حاصل کی، بعد ازاں حصول تعلیم کے لئے آپ نے جامعہ انور العلوم گوجرانوالہ میں داخلہ لیا، وہاں کتب پڑھانے کا تجربہ بھی رہا۔ موصوف نے ۱۹۳۹ میں اپنے چھوٹے

بھائی کے ساتھ دار العلوم دیوبند کے لئے رخت سفر باندھا، وہاں پر آپ نے بخاری اور ترمذی شیخ العرب والعجم مولانا حسین احمد مدنی سے پڑھی، جو خود ایک عرصہ تک مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاً میں حدیث پڑھا کر واپس دیوبند آئے تھے۔ ان کے ساتھیوں میں سے اس وقت دورہ حدیث کے ساتھی خوجہ خان محمدؒ اور مولانا یوسف پلندری بھی تھے۔

مولانا حسین احمد مدنیؒ کے طرف سے آپ کو صفدر کا لقب ملا تھا۔[2]

مباحث سیرت میں مفسّر کا منہج:۔

مفسّر کبھی کبھار مباحث سیرت کے متعلق ایسی بات کہہ دیتے ہیں جو مستند کتب میں موجود نہیں ہوتی اور واقعہ مذکورہ سے بھی میل نہیں کھاتی، جو کہ تحقیق طلب ہوتے ہیں، اور ایسا شاید اس لئے ہے کہ یہ تفسیر تقریری تفسیر ہے، جس کو مفسّر نے خود درقمطراز نہیں کیا۔ کہی مفسّر کا سلوب یہ ہوتا ہے کہ بقیہ قابل قبول آراء کو چھوڑ کر صرف ایک رائے کے بیان پر اکتفاء کرتے ہیں، اور اس کو حکیمانہ انداز میں بیان کرتے ہیں گویا کہ یہی بات قطعی ہو، حالانکہ مستند اور قابل اعتبار اقوال اور بھی ہوتی ہیں کہی اپنے مزاج کے مطابق جتنا بیان کرنا چاہا اتنا بیان کیا۔ تفسیر کی ایک حیثیت تفسیر کلامی کی بھی ہے شاید اس لئے مفسّر کسی جانب رجحان کا اظہار کرتے رہتے ہیں، جس کی کچھ جھلکیاں مباحث سیرت میں بھی نمایاں ہوتی ہیں۔

اس مختصر سی تمہید کے بعد چند مثالیں اس مقالے میں پیش کی جاتی ہے۔

حکیمانہ طرز:۔

اپنے تفسیر میں کبھی مفسّر کسی خاص رائے کو بیان کرکے حکیمانہ انداز میں اپنے میلان کا ظہار کرتے ہیں۔ جیسا کہ اولیّت اسلام کے بارے میں ان کا طرز بلا کسی اور مفسّر کے اقوال کو بیان کرکے شبہات رفع کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور دوسرے نکتے میں سیّدتنا فاطمہؓ کے ولادت کے بارے میں ایک ہی رائے بیان کی ہے۔

۱۔ کبھی مفسّر تطبیق والی بات پر قطعی حکم لگا دیتے ہیں، کہ ایسا ہی ہے۔ مثلاً اولیت اسلام کے بارے میں مفسّر نے تطبیق والی بات کو گویا حکیمانہ طور پر ذکر کرکے بیان کیا ہے، حالانکہ اولیت اسلام میں اہل علم کے ہاں مختلف اقوال ہیں، امام شعبی کا بیان ہے کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ، مجاہدؒ، ابن اسحاقؒ نے کہا کہ سیدتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا اسلام لانا ہے، اور اس وقت ان کی عمر دس سال تھی۔ حالانکہ بعض نے سات سال کا قول کیا ہے[3]۔ دوسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابراہیم نخعیؒ اور شعبیؒ کا ہے۔ ان کا ماننا ہے کہ سیدتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا کے اسلام کے بعد دوسرا نمبر سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ہے۔

تیسرا قول امام زہریؒ اور عروۃ بن زبیرؒ کا ہے، ان کا کہنا ہے کہ پہلا اسلام قبول کرنے والے سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ہے۔

البتہ ان تینوں اقوال میں اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے جو تطبیق ہے وہ متن میں موجود ہے۔ یعنی(حضرت خدیجۃ الکبری (رض) ایمان لائی تھیں۔ لہٰذا اولیت ان کو حاصل ہے۔ مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیق (رض) اور غلاموں میں سب سے پہلے حضرت زید بن حارثہ (رض) اور بچوں میں سب سے پہلے حضرت علی (رض) مسلمان ہوئے)[4]۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ کرام میں اولیّت اسلام کے بارے میں اہل علم کے ہاں تفصیل ہے، اور اس کو حکیمانہ انداز میں بیان کرنا اس غرض سے تھا تاکہ سامعین کے لئے آسانی ہو، اور ذہنی یکسوئی ہو۔

۰۲:۔ مثلاً مفسّر صاحب نے سورت علق کے آیات کریمات کی تفسیر میں جو تفاصیل بیان کی ہے وہ مستند کتب میں موجود تو ہے، لیکن مفسّر نے سیدتنا فاطمہ رضی اللہ عنھا کی ولادت میں فرمایا کہ آپ نبوت کے سال پیدا ہوئی، یہ بات درست معلوم نہیں ہوتی، کیونکہ ان کے ولادت کی تاریخ یقینی نہیں اگرچہ بعض شارحین مثلا ابن حجرؒ نے الاصابہ میں اکتالیس نبوی کو بیان کیا ہے، مبارکپوری صاحب نے تحفۃ الاحوذی[5] میں راجح یہ لکھا ہے کہ زمانہ نبوت میں پیدائش ہوئی جبکہ اکثر مؤرخین وسیرت نگاروں جیسے ابن اسحاق، م. ت. ھوتسما، ت. و. آرنولد، ر. باسیت، ر. ھارتمان[6]، ابن جوزی[7]، طھطاوی[8] نے نبوت سے پانچ سال قبل ولادت کو ترجیح دی ہے، ان کا بیان ہے کہ آپ کی ولادت نبوت سے پہلے بنائے کعبہ والے سال آپ کی ولادت ہوئی تھی، جس وقت آپ ﷺ کی عمر مبارک پینتیس سال تھی۔ لہٰذا معلوم ہوتا ہے کہ سیدتنا فاطمہؓ کی پیدائش نبوت والے سال نہیں ہوئی۔

روایات بالمعانی:۔

مفسّر اپنے تفسیر میں تقریری انداز میں لوگوں کو سمجھانے کے واسطے روایات بالمعنیٰ کرتے ہیں۔

۰۳۔ کبھی الفاظ کو اسی طرح بیان نہیں کرتے جس طرح وارد ہوئے ہیں بلکہ روایات بالمعنیٰ ذکر کرتے ہیں۔ مثلاً مفسّر سورت انعام کی آیت نمبر ۳۳ کی تفسیر میں مشرکین کی طرف سے ایک طرف آنحضرت ﷺ کے صداقت وامانت کو بیان کیا اور دوسری طرف ان کی ضد اور عناد کو بیان کیا، اور اسی تناظر میں مندرجہ بحث کو بیان کیا۔

جناب رسول اللہ ﷺ کے تقریر کے جواب میں "ماجربناک الا صادقا" کے الفاظ کہی نہیں ملے، البتہ امام بخاریؒ نے صحیح میں، امام نسائیؒ نے سنن میں اور امام طحاوی نے شرح معانی الآثار میں الفاظ " مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا" ذکر کئے ہیں، باقی اکثر معتبر کتب احادیث میں " مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا " کے الفاظ آئے ہیں۔[9] تفسیر کو

چونکہ مفسّر نے خود نہیں لکھا، اس لئے ممکن ہے مولانا قارن یا نواز بلوچ صاحب نے یہی روایت بالمعنٰی بیان کی ہو ۔اس لئے کے یہ تفسیر ایک تقریری تفسیر ہے، جس کو باقاعدہ مفسّر نے لکھا نہیں ہے بلکہ ان کے تقریر کو ضبط تحریر میں لایا گیا ہے۔

عقائد کی اصلاح:۔

تفسیری کلامی ہونے کی حیثیت سے مفسر اہل سنّت والجماعت کے عقاید کو بھی بیان کرتے ہیں۔

۰۴۔ مفسّر سیدنا یوسف علی نبیّنا وعلیہ السّلام کی تقریر کو سورت یوسف کی آیت کریمہ نمبر ۵۳ کی تفسیر انبیاء کرام علیہم السّلام کی شان کو قبل نبوّت اور بعد نبوّت کو بیان کیا ہے جس مفسّر میں بیان کر رہے ہیں کہ کس طرح سیّدنا یوسف علیہ السّلام نے اپنے صفائی پیش فرما کر پھر آگے نفس امّارہ کا ذکر فرمایا، اسی ضمن میں مفسّر نے اہل سنّت والجماعت کا عقیدہ پیش کیا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاءؑ کو بچا لیا ہے۔اور بطور مثال قبل نبوّت بحوالہ بخاری شریف غیر اللہ کے نام پر ذبیحہ کے گوشت کو حضور ﷺ نے تناول نہیں فرمایا، ذکر کیا ہے چونکہ یہ تفسیر کلامی بھی ہے اس لئے جابجا ایسے عقاید کو پیش کرنا مفسّر کا محبوب مشغلہ ہے۔

الغرض یہ روایت بخاری میں نہیں ملی کہ حضور ﷺ نے اسی گوشت کو غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو اور آپ ﷺ نے رد فرمایا ہو۔البتہ دیگر کتب احادیث میں اسی طرح کے مضمون کا تذکرہ موجود ہے[10]۔

صحابہ کرامؓ کی نادر قربانیاں:۔

تفسیر میں جابجا صحابہ کرامؓ کی ان قربانیوں کا تذکرہ موجود ہیں جو عام طور پر بقیہ تفاسیر میں نہیں ملتا۔واقعات میں ندرت کے باوجود کچھ ایسی پیچیدگیاں پائی جاتی ہے جن کا حل آسان نہیں ہوتا۔جیسا کہ ذیل واقعہ اس کا شاید ہے۔

۰۵۔ مفسّر نے کئی جگہ حضرت حارث بن ابی ہالہؓ کی شہادت کا وقعہ بیان کیا کہ آپ مردوں میں پہلے شہید ہیں، اور آپؓ سیدتنا خدیجہؓ کے پہلے شوہر سے جوان سالہ بیٹے تھیں۔ مفسّر کا سیدتنا خدیجہؓ کے بارے میں تفصیل قدرے تحقیق طلب ہے جو کہ ذیل میں بیان ہوا ہے۔

حضرات مورخین نے سیدتنا خدیجہ رضی اللہ عنھا کے اولاد اور ان کے ناموں میں اختلاف کیا ہے،

سیدنا خدیجہ رضی اللہ عنھا کے بطن مبارک سے آپ کے پہلے سابقہ شوہر ابو ہالہ التیمی، الاسیدی سے دو بیٹے تھیں، حارث اور ھند رضی اللہ عنھما، اور ایک بیٹی ہالہ پیدا ہوئی تھی۔جب حضور ﷺ کو اللہ کا حکم "فصدع بما تؤمر" ہوا تو حارث مسجد حرام میں کھڑے ہوگئے اور دعوتی اعلان فرما کر کہا:قولوا لاالٰہ الااللہ تفلحوا!تو کفار نے

آپ کو مارنا شروع کیا یہاں تک کہا آپ رضی اللہ عنہ جام شہادت نوش فرماگئے، جب کہ بعض نے کیا کہ آپ رکن یمانی کے پاس عبادت میں مشغول تھے کہ کفار نے آپ پر وار کیا اور آپ شہید ہوئے۔

ابن اسحاقؒ نے آپ کے اولاد میں ھند اور زینب (زینب جس کو ھالہ بیان کیا گیا ہے) کو بیان کیا ہے، طبرانی نے ھند اور ھالہ کو بیان کیا ہے۔[11] گویا ان کے نزدیک حارث نامی بیٹا نہیں تھا۔

تاریخ طبری میں ھالہ کو مرد بیان کیا گیا ہے، اور کہا کہ ھالہ قبل اسلام مر گیا جبکہ ھند مشرف باسلام ہوا ، اور یہ وہی ہے جو شمائل شریف میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ اپنے ماموں سے روایت فرماتے ہیں۔[12]

اور حضرت ھند بن ابی ھالہ رضی اللہ عنہا فرماتے تھے کہ میں لوگوں میں سب سے زیادہ بحیثیت والد، والدہ، بھائی اور بہن کے باعث شرف ہوں کیونکہ میرے والد رسول اللہ ﷺ، والدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا، بہن فاطمہ رضی اللہ عنہا، اور بھائی قاسم ہیں، آپ رضی اللہ عنہا کی پرورش رسول اللہ ﷺ نے فرمائی تھی۔[13] آپ کے وفات میں اختلاف ہے بعض نے کیا احد میں شہید ہوئے، بعض نے کیا بدر میں، بعض نے کہا جنگ جمل میں، جبکہ بعض بصرہ کے طاعون کا بتاتے ہیں۔ سیدنا خدیجہ رضی اللہ عنہ نے ابو ھالہ کے وفات کے بعد عتیق بن عابد مخزومی سے شادی کی، اور اس سے ایک بیٹی ھند نامی پیدا ہوئی، جو کہ مسلمان ہوئی اور صحبت رسول ﷺ بھی پائی۔[14]

البتہ الإصابۃ في تمييز الصحابۃ میں اس کو ہند بن ابی ہالہ کا بھائی بیان کیا گیا ہے، جس کو حضور ﷺ کا ربیب بتایا گیا ہے۔[15] حافظ ابنِ حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو ہالہ کا نام ہند بن زرارۃ بن نباش ہے۔

مذکورہ تفصیل کی رو سے معلوم ہوا کہ حافظ ابنِ حزم رحمہ اللہ کے قول کے مطابق حضرت ابوہالہ رضی اللہ عنہ کا نام: ہند بن زرارۃ بن نباش ہے، اور ان کے صاحبزادے حضرت حارث بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب یوں ہے: حارث بن ہند بن زرارۃ بن نباش بن وقدان بن حبیب بن سلامۃ بن عدی بن جردۃ بن اسید بن عمرو بن تمیم بن قصی۔ آپ رضی اللہ عنہ اور آپ کے والد حضرت ابوہالہ رضی اللہ عنہ کے نام و نسب کے متعلق اہلِ انساب کے مابین اختلاف ہے، چنانچہ اس سلسلے میں کئی اقوال ہیں۔ لہذا یقینی طور پر یہ بات نقل کرنا مناسب نہیں کہ حارث رضی اللہ عنہ حضور کے ربیب ہے اور وہ یقینی طور پر ابی ہالہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں

واقعات کو بیان کرنے میں ناموں کی تبدیلی:۔

مفسّر مشرکین کی ایذارسانیوں کا تذکرہ کافی ملتا ہے۔ لیکن کبھی کسی ایک موذی کا واقعہ دوسرے کے نام سے بیان کیا گیا ہے۔ جیسا کہ بطور نمونہ ذیل دو واقعات جن میں سے پہلا واقعہ ابو جہل کے طرف منسوب ہوا ہے۔ جبکہ دوسرا واقعہ سیدنا ابو بکرؓ کا نام سے بیان کیا گیا ہے۔ حالانکہ نفس الامر میں ایسا نہیں ہے۔

۰۶۔ مفسّر نے آیات کریمات هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلٰي مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ تَنَزَّلُ عَلٰي كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ کے ذیل میں بیان کیاہے کہ مکہ مکرمہ میں آپ کاسب سے بڑا مخالف ابوجہل تھا، اور ابوجہل کا یہ مقولہ ترمذی، شریف، مستدرک، حاکم، مسند احمد احادیث کی کتابوں میں موجود ہے، یا محمد، لانکذبک ولکن نکذب بالذی جئت بہ۔ "اے محمد ہم آپ کو نہیں جھٹلاتے لیکن ہم ہم اس کو جھٹلاتے ہیں جو آپ لے کر آئے ہو "لا الہ الا اللہ "بس ہمیں یہ گوارا نہیں ہے۔

مفسّر نے آیات کریمات کی تفسیر میں بیان کیا کہ کفار کا کہنا کہ قرآن کو شیطان نے اتارا ہے؟ اللہ نے جواب دیا کہ شیطان تو ہر جھوٹے گنہگار پر اترتا ہے، اور حضور ﷺ کی ذات اقدس کی صفائی تو مکہ والے خود دیتے ہیں ، کہ اس نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

مفسّر نے جو الفاظ بیان کئے ہے، یہ الفاظ مختلف تعبیرات کے ساتھ وارد ہوئے ہیں " ما نتهمك، ولكن نتّهم الذي جئت به! ،فإنهم لا يكذبونك"، إنّا لا نكذبك، ولكن نكذب الذي جئت به! ، فإنهم لا يكذبونك"، قال: لا يبطلون ما في يديك، قال: ليس يكذّبون محمدًا، ولكنهم بآيات الله يجحدون، يَا مُحَمَّدُ إِنَّا وَاللّٰهِ مَا نُكَذِّبُكَ، وَإِنَّكَ عِنْدَنَا لَصَادِقٌ، وَلَكِنْ نُكَذِّبُ مَا جِئْتَ بِهِ "[16] ، بعض نے کہاہے کہ ایسے کلمات حارث بن عامر بن نوفل کے ہیں، کہ وہی خلوت میں اپنے اہل خانہ کو یہ کہتے کہ: مَا مُحَمَّدٌ مِنْ أَهْلِ الْكَذِبِ، وَلَا أَحْسَبُهُ إِلَّا صَادِقًا[17]

ترجمہ: محمد جھوٹوں میں سے نہیں اور میں اس پر صرف سچوں کا گمان کرتا ہوں۔

مستدرک کی روایت ہے کہ ابوجہل نے حضور ﷺ کو کہا کہ ائے محمد !تو صلہ رحمی کرنے والا ہے، تم سچے ہو اور ہم آپ کو نہیں جھٹلاتے مگر ہم اس بات کو جھٹلاتے ہیں جس کو تم لے کر آئے ہو۔[18]

ثعلبیؒ نے بحوالہ سدی بیان کیاہے کہ اخنس بن شریق نے ابوجہل سے حضور ﷺ کے بارے میں پوچھا کہ ائے ابو حکم مجھے محمد کے بارے میں بتلاو کہ وہ سچاہے یا جھوٹا؟

تو ابوجہل نے کہا کہ اللہ کی قسم محمد سچاہے اور اس نے کبھی جھوٹ نہیں بولا، لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اگر بنو قصی، لوا، سقایہ، حجابہ، ندوہ، اور نبوت بھی لے لیں تو تمام قریش کے لئے کیا بچے گا؟[19]

اس تحقیق سے معلوم ہوتاہے کہ یہ الفاظ ابوجہل کے نہیں ہیں۔

۰۷۔ مفسّر نے واقعہ معراج کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ اس رات ابوبکرؓ نے عرض کیا: التمستک علی فراشک فلم اجدک "میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو چارپائی پر دیکھا آپ نہیں تھے۔ حالانکہ کتب سیرت میں موجود ہیں کہ اسی رات بنو عبد المطلب نے آپ ﷺ کو تلاش کرنے کے لئے خاندان کے لوگ ادھر ادھر دوڑائیں، لہذا

اسی سلسلے میں سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو "وادی طوی" میں صدائیں لگا تلاش کیا، تو حضور ﷺ نے لبیک کہ جواب دیا سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اے میرے بھتیجے! آپ کی قوم آپ کو رات سے ڈھونڈ رہی تھی، آپ کہاں تھے؟ تو آپ ﷺ نے واقعہ بیان فرمایا۔[20] اس سے واضح ہوتا ہے کہ یہ بیان سیدنا ابو بکرؓ کے بارے میں درست معلوم نہیں ہوتا۔ بلکہ خاندان کے لوگوں کی تلاش ہیں۔

کسی ایک جانب رجحان:۔

مفسّر کبھی دیگر مفسّرین کے مشہور آراء کو چھوڑ کر ایک رائے قائم کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ ذیل تفسیر میں پہلے نکتے میں شق قمر کے واقعات کے تعداد میں ایک جانب رجحان پایا جاتا ہے، دوسرے کفار کے مشہور اعتراض کے جواب میں خاص ناموں پر رائے قائم کی ہے۔ اور تیسرے نکتے میں جنّات کے خاص تعداد اور اسمآء بیان کئے ہیں۔ چوتھے میں تعداد وفد حبشہ کا بیان ہے۔

۰۸۔ شق صدر کے تعداد کے بارے میں مفسّر چار کے عدد کے قائل ہیں۔ چنانچہ مفسّر اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ کے ذیل میں بیان کرتے ہیں کہ شق صدر چار بار ہوا پہلی بار شق صدر حلیمۃالسعدیہ کے پرورش کے وقت دوسری بار جب جوان ہوئے تیسری بار جوانی کے طبعی خیالات کو پاک کرنے کے لئے، چوتھی بار جب آپ ﷺ کو معراج کرانا، قصود تھا۔

مفسّر نے سورت مبارکہ کی تفسیر میں شق صدر کے تعداد کے بارے میں بیان کیا۔ شق صدر کتنی بار ہوا ہے؟ اس میں کئی اقوال ہیں کوئی صرف دو بار کے قائلین ہیں۔

سید سلیمان منصور پوریؒ کے نزدیک دو بار یہ پیش آیا ایک بار بچپن میں اور دوسری بار معراج کے موقع پر وہ بروایت سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے بارے فرماتے ہیں کہ حلیمہ سعدیہ کے قبیلہ میں شق صدر کے وجہ سے آنحضرت ﷺ کے سینہ مبارک میں سینے کے اثرات بھی دیکھے جاسکتے تھے۔[21]

شرح الشفا میں ہیں کہ دو بار یہ واقعہ پیش آیا ایک بار بچپن میں اور ایک بار پہلی نزول وحی کے وقت "حرا" میں جس کی تصریح سہیلیؒ نے بھی کی، لیکن سہیلیؒ کے نزدیک دوسری بار معراج کے موقع پر ہوا۔ جبکہ بعض کے نزدیک یہ واقعہ تین مرتبہ پیش آیا۔ ایک بچپن میں دوسرا حرا میں تیسرا معراج کے لئے۔

عسقلانیؒ پانچویں بار کے بھی قائل ہیں لیکن ثابت نہ کر سکے، ابو نعیمؒ نے بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرمایا شق صدر کا واقعہ چھٹے بار حالت نیند میں پیش آیا۔[22] البتہ چار مرتبہ کا قول سوائے مفسّر کے کسی نے بیان نہیں کیا۔

۰۹۔ کفار مکہ کے طرف سے مشہور اعتراض میں آیت اَکَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَیْنَآ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالَ الْکٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِیْنٌ [23] کی ذیل میں بحوالہ آیت "لولا نزل هذا القرآن علی رجل من القریتین عظیم"۔(الزخرف:۳۱)"کیوں نہیں اتارا گیا یہ قرآن کسی بڑے آدمی پر دو بستیوں میں سے۔ میں ان دونوں بڑے آدمیوں سے مراد میں مفسّر کا کہنا ہے کہ مکہ کے بڑے آدمی سے مراد ولید بن مغیرہ تھا اور طائف کے بڑے آدمی سے مراد عروہ بن مسعود ثقفی تھا جو بعد میں مسلمان ہو کر رضی اللہ عنہ ہوئے۔

مفسّر نے سورت یونس کے آیت نمبر ۲ کی تفسیر میں کفار قریش کا اعتراض ذکر کیا ہے کہ ان کے نزدیک بھی دیگر ماقبل معاندین کی طرح یہی اعتراض تھا کہ نبوت کامل جانا امیری سے استعارہ ہے۔

بقیہ تفصیل تو متن میں موجود ہے۔ لیکن ولید بن مغیرہ المخزومی مکی اور عروہ بن مسعود ثقفی کے ناموں پر اتفاق نہیں۔ چنانچہ بعض نے عروہ کی جگہ حبیب بن عمرو بن عمیر الثقفی نام بتایا ہے اور ولید کی جگہ عتبہ بن ربیعہ کا نام لیا ہے، بعض نے طائف میں سے عبد یالیل کہا، اسی بعض نے اہل طائف میں سے کنانہ بن عبد بن عمر ذکر کیا ہے۔[24] بعض نے اہل مکہ میں سے امیہ بن خلف بتایا ہے، اور ثقیف میں سے مسعود بن عمرو یا کنانہ بن عبد یالیل یا مسعود بن متعب اور اس کا بیٹا عروہ بن مسعود کے ناموں کو ذکر کیا ہے۔[25] بعض نے اہل طائف میں سے ابو مسعود ثقفی بتایا ہے۔[26] لہذا یہاں بھی مفسّر نے ان دو ناموں پر حکم لگایا ہے جو کہ مناسب نہیں۔

۱۰۔ نصیبین کے مقام پر جہاں جنّات کے ساتھ ملاقات ہوئی، ان حضرات کے ناموں کو مفسّر نے بیان کیا ہے، چنانچہ کہا کہ، ابن درید، مشہور ہوئے ہیں انھوں نے پانچ جنات کا ذکر بھی آتا ہے اور نو کا ذکر بھی آتا ہے۔ انھوں نے پانچ کے نام بتلائے ہیں کہ ایک نام ناشی تھا ایک نام مناصیل تھا ایک کا نام ماضر تھا، ایک کا نام ضواد اور ایک کا نام احطب (رض) یہ سب صحابی ہیں۔

مفسّر نے سورت جن کے تفسیر میں تفصیلی بحث کی، اور جنات کے ناموں کو بھی بیان کیا ہے۔ لیکن مختلف محققین نے ان حضرات کے اسماء جو بیان کئے ہیں وہ یہ ہیں: امام سیوطی نے بتایا کہ ان کے نام یہ تھے: حسي ومسي وشاصر وماصر وارد واينان والأحقم وسرق ». وانظر: مفحمات الأقران للسيوطي، قال السيوطي في الدر المنثور: 7/ 453۔ ابن درید نے خسا وشصا وشاصر وباصر والاحقب بیان کیا ہے۔[27] ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے مطابق ان کے سردار کا نام وردان تھا۔[28]

امام مجاہد نے ابن جریج کے حوالے سے جو نام بتائے ہیں۔ حسيٌّ، ومسيٌّ، وشاصِرٌ، وماصِرٌ، والأزدُ، وأَينانُ، والأحقمُ، وسرقٌ[29]۔ مفسّر نے جو نام بیان کئے ہیں وہ ان محققین کے ہاں نہیں۔

۱۱۔لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ[30]

مفسّر نے سورت مائدہ کی آیت نمبر ۸۲ کی تفسیر میں ان حجرات کا تذکرہ کیا، تاکہ آیت کا مطلب واضح ہو ۔حبشہ کے وفد کے بارے میں مفسّر نے بیان کیاہے کہ یہ ستّر لوگ تھے۔

حالانکہ اس وفد کی تفصیل یہ ہے: نجاشی رضی اللہ عنہ نے سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کے معیت اپنے بیٹے "ازھی ا"کو حضور ﷺ کے خدمت میں بھیجا اور ایک خط میں لکھا کہ اگر آپ ﷺ چاہے تو میں خود خدمت میں حاضر ہو جاوں، لیکن ان کی کشتی وسط سمندر میں غرق ہو گئی، اور سیدنا جعفر رضی اللہ کے معیت میں ستر افراد حضرت اقدس کے خدمت میں حاضر ہوئے، جنہوں نے سفید اونی کپڑے پہنے ہوئے تھے، جن میں سے باسٹھ افراد "حبشہ" کے تھے اور آٹھ شامی تھے، حضور ﷺ نے ان کو سورت یٰس کی تلاوت فرمائی تو ان کے آنکھوں سے آنسوں بہنے لگے اور ایمان لائے، کہنے لگے یہ کلام اس کے زیادہ مشابہ ہے جو سیدنا عیسٰی علی نبیناوعلیہ السلام پر نازل ہوا تھا۔

جبکہ مقاتلؒ نے کہاہیں: کہ یہ چالیس افراد تھے، جن میں سے بتیس حبشی تھے اور آٹھ شامی تھے۔ عطاؒ کا بیان ہے: یہ اسی افراد تھے جن میں سے چالیس نجرانی قبیلہ بنو الحرث بن الکعب کے تھے، بتیس حبشی جبکہ آٹھ رومی شام کے رہنے والے تھے۔[31]

امام بیہقیؒ نے روایت نقل کیاہے کہ جب حبشہ کا وفد حضور ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ ان کے خدمت کے لئے کھڑے ہوئے، توصحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین نے عرض کیاکہ ہم آپ ﷺ کے طرف نے ان کے خدمت کے لئے کافی ہیں، تو حضور ﷺ نے فرمایا: میں پسند کرتاہوں کہ ان کے لئے خود کافی ہو جاؤں۔

یہ وفد جب مکہ پہنچا کو عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ حالت کفر میں مکہ واپس آئے تو اپنے گھر میں بیٹھے رہے اور اس موقّر وفد سے ملاقات کے لئے واپس نہیں آئے۔ کسی نے گھر سے نہ نکلنے کا استفسار کیا تو کہا: اصحمہ گمان کرتا ہے کہ تمہارا صاحب (محمد ﷺ) نبی ہے۔ اس لئے نکلنا نہیں چاہ رہا تھا۔[32] ابن اسحاقؒ کا کہنا کہ یہ لگ بھگ بیس لوگ تھے، اس وقت قریش کے سادات بھی اپنی مجلس لگائے ہوئے تھے۔[33]

سبقت لسانی یاکاتب کی غلطی:۔

کبھی مفسّر سے سبقت لسانی یاکاتب کی غلطی سے ایک نام کے بجائے دوسرا نام درج کرتے ہیں۔

۱۲۔ سورت ہمزۃ کے شان نزول میں مفسّر نے اخنس بن شریق اور ابی بن خلف کا ذکر کیا ہے حالانکہ مفسّرین نے جو نام ذکر کئے ہیں وہ اخنس بن شریق، امیہ بن خلف ہیں۔ (نہ کہ ابی بن خلف)

اور ولید بن مغیرہ کا ذکر کیا تو ہے، کہ یہ لوگ حضور ﷺ کو تکلیف دیتے تھے ان ان کے رد میں اللہ تعالیٰ نے یہ سورت اتار دی تھی۔[34]

واقعات کا اختصار:۔

مفسّر کبھی پورا واقعہ بیان نہیں کرتے لیکن محض اشارہ کرتے ہیں جس سے تشنگی بھی باقی رہتی ہے، اور واقعہ سے کئی اہم امور مسائل کا رخ کئی اور طرف ہو جاتی ہے۔ اور ایسا تفسیر میں کئی بار ہوا ہے۔ جیسا کہ:

۱۳۔ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا [35]

سورت نسآء کے آیت کریمہ کی تفسیر میں مفسّر نے سیدتنا امّ حبیبہؓ کے مہر اور نکاح کے بارے میں عمومی رائے بیان کی ہے، کہ یہ نکاح شاہ حبشہ نجاشیؒ نے کرایا تھا اور مہر مقرر کی تھی۔

مفسّر نے سورت نسآء آیت نمبر ۹۲ کی تفسیر میں دیت کے احکامات کو بیان کرتے ہوئے بتایا کہ مہر فاطمی کی مقدار کتنی ہے؟ اور اس بحث کو پھر آگے لے جا کر بتایا سیدتنا ام حبیبہؓ کے علاوہ باقی ازواج کی مہر پانچ سو درہم تھی۔ پھر سیدتنا ام حبیبہؓ کی شادی کو بیان کیا۔

عام کتب احادیث میں اس نکاح کرانے کی نسبت نجاشی رضی اللہ عنہ کی طرف کی گئی ہے، سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنھا کے پہلے شوہر عبد اللہ بن جحش حبشہ نصرانی بن کر مر گئے[36]، تو آپ رضی اللہ عنھا کا نکاح نجاشی رضی اللہ نے کیا، امام ابو داودؒ فرماتے ہیں: کہ نکاح کرانے کی نسبت نجاشی کے طرف اس لئے کیا گیا ہے، کہ آپ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے طرف سے چار ہزار مہر ادا کیا تھا۔

اصحاب السیر نے یہ بھی کہا ہے کہ آپ رضی اللہ عنھا کا نکاح خالد بن سعید بن العاص نے کیا تھا، یہ شخصیت امّ حبیبہ رضی اللہ عنھا کے والد کے چچا زاد بھائی تھے، اس وقت ابوسفیان رضی اللہ عنہ مشرک تھے، اس نکاح کا وکیل حضور ﷺ کے طرف سے عمرو بن امیہ الضمری تھے۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ نے عمرو بن امیہ ضمری کو حبشہ کے بادشاہ اصحمہ جن کا لقب نجاشی تھا کے پاس یہ حکم دے کر بھیجا کہ وہ ام حبیبہ کو آپ ﷺ کے نکاح کا پیغام دیں [37] چنانچہ مفسّر کا یہ قول حضرت شرحبیل بن حسنہ (رض) نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف سے قبول کرلیا، یہ

درست نہیں۔ البتہ اتنا ہے نجاشی نے نکاح کے بعد ام حبیبہ کو شرحبیل ابن حسنہ کے ہمراہ آنحضرت ﷺ کے پاس بھیج دیا۔ (ابوداؤد نسائی)

اگر کوئی کہے کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنھا کا مہر چار ہزار درھم تھا یا چار سو دینار تھا؟ تو جواب دیا جائے گا کہ یہ مہر کی زیادت نجاشی رضی اللہ عنہ کے طرف سے تبرع تھا جو اس نے اپنے مال سے حضور ﷺ کا اکرام کیا تھا۔[38]

خلاصہ:۔

اس تفسیر میں جہاں مفسّر نے سیرت مصطفٰی ﷺ سے اچھے انداز میں استدلالات کئے ہیں وہی اکثر مستند حوالوں کا فقدان ہیں، یا مزید تحقیق طلب ہیں، کیونکہ کہی پر مفسّر نے بقیہ قابل قبول آراء کو چھوڑ کر صرف ایک رائے کے بیان پر اکتفاء کیا ہے، اور اس کو حکیمانہ انداز میں بیان کیا، کہی اپنے مزاج کے مطابق جتنا بیان کرنا چاہا اتنا بیان کیا۔ زیر مطالعہ مقالہ میں یہ کوشش کی گئی ہیں کہ ان تمام تشنگیوں کو دور کیا جائے۔

حواشی

[1] shaikh ul Hadith Maulana Mohammad Sarfaraz khan safdar : Hayat wo khidmat ,Bab e awal.

[2] Hawala bala.

[3]Alqurtabi abu abd ullah Mohammad bin Ahmad alansari ,aljami li Ahkam ul Quran ,jild 8,page 237,tahqiq Ahmad albardooni wa abraheem atfeesh , publisher: dar ul kutib almisria. Cairo

[4]Albaghwi ,muhayy ul sunnah abu Mohammad alhusain bin masood , maalim ul tanzil fi tafsir Al Quran ,jild 7,page 84

[5] Mubarak pori ,abu al ula Mohammad ab dul Rahman bin ab dul Raheem ,Tuffa tul Alahwazi sharah jami atirmizi jild 7,page 250, publisher :dar ul kutub 3, biroot

[6]Mojiz daira tul almarif alaslamiya ,page 7711,jild 25,publisher:markaz al shariqah lil ibda alfikri.

[7] Al shanqeeti ,almaliki,alashari,abd ul Qadir bin Mohammad bin Mohammad salim almajlasi.nuzhat ul afkar fi sharh Qurrat ul absar page 5131, jild 2,publisher: al sayyed alfazil alsharif ,nwakshot,Moritania(2001.1418)

[8]Altahtawi,rafaa raafi bin badwi bin ali,nihayat ul ejaz fi sirat sakin ul hijaz ,jild 1,page 85,publisher: dar ul zakhair.6 ,Cairo

[9]Imam al bukhari, abu abd ullah mohammd bin ismail bin ibraheem ,sahi al bukhari

[10]Alnisabori,abu abd ullah mohammad bin abd ullah alhakim, almustadrak ala alssahehain maa al tazmeenaat

[11]Mughaltai bin qaleej bin abd ullah albikjari almisri alhikri alhinfi,abw abd ullah ala ud din alisharah ila siratil Mustafa wa Tarikh min badihi mn alKhlafaa

[12]Abu jafar ,mohammad bin jareer al tabari,Silat ul tarirkh altabari li areeb bin saad alqurtabi,jild,11, page 539

[13]Ibn e hajar abu alfazal Ahmad bin Ali bin mohammad bin Ahmad bin hajar alasqalani ,al isabah fi tamiz al sahabah jild1,page 696,publisher: dar ul kutub ala ilmiah biroot

[14]Abn e hisham abd ul malik bin hisham bin ayyob alhimyari al muaafiri,al sirat ul nabayyiah libn e Hiham page 178,jild 1,publisher:shirkah maktabah matba Mustafa albabi alhalbi wa awladho bi misr.

[15]Alisaba fi tamiz al sahaba ,harf ul haa almuhmala ,babu l alha bedha alf ,Zkr mn asmho haris,page 605,jild1 publisher: dar ul jeel biroot.

[16]Tafsir tabari ,page 146,jild 4.

[17]Abu alfazal, alqazi ayaz bin mosa alhaisabi , al shifa bitareef e huqooq Mustafa ,pages 30.82,jild 1, publisher:dar ul fikar al taba wa alnashr wa tawzee.

[18]-Nisabori ,abu abd ullah mohammad bin Abdullah ,alhakim,alnnisabori ,almustadrak ala alssahehain ,page 345,jild 6

[19]Abu Ishaq ahmad bin ibraheem alsalabi ,alkash wal bayan an tafeer al Quran page 66,145,jild 4,12,publisher dar ul tafseer jiddah, al Saudia.

[20]Mohammad bin mukarram bin Ali,al tabqat ul kubra page 213,jild 1.

[21] Al mansoor puri, mohammad sulaiman ,tahmat al lilalamin ,page 614.publisher :dar ul salam linashr wa tawzee,alriaz ,
[22]Alqari ,ali bin Mohammad ,al mulla ,alharawi, alqari.sharh ul shifa page 419,jild 1,publisher:dar ul kutub al ilmiah biroot.
[23] Sorah Yunus 08.
[24]Imam tabari,abu jafar mohammad bin jafar jareer al tabari, jami al bayan an taaweel aae al Qran ,pag592,jild 21.
[25]Albilazari,ahmad bin yahya bin jabir bin dawod albilazri, jumal min ansab alashraf ,page 134,jild 1,publisher:dar ul fikar ,biroot.
[26] Abu al hasam muqatil bin sulaiman bin bashir alizdi albalkhi , tafsir muqatil bin sulaiman,page 588,jild,1, publisher dar ihya al turas , biroot
[27]Abu abd ullah mohammd bin ali albalnsi,tafsir mubhamat ul Quran page 501,jild 2,publisher:dar ul gharb al Islami, biroot
[28] Ibn e kasir abu al fida ismail bin umar bin kasir , tafsir ul quran al azeem ,page 274, jild 7, publisher: dar ul kutub al ilmyah biroot.
[29]Dr.Musaaid bin sulaiman al tayar mawsoah al tafsir al masoor ,page 149,jild 20
[30] Sorah almaidah Ayat 82
[31] Baghawi,page 87,jild 3.
[32] Amam behaqi,ahmad bin al husainbin ali bin mosa abu bakr al behaqi, dalail ul nibuwwah ,marifat e ahwal sahib alshariah .publisher:dar ul kutub al ilmiah, dar al rayyan .
[33] Sirat ibn e hisham page 397,jild1.
[34]Sharf ud din al husain bin Abdullah al teebi ,futooh al ghaib fil kashf alqina al raib ,page 576,jild 16,publisher: dar ul kutub al ilmiah ,biroot.
[35] Sorah nisa ayat 96
[36]Ahmad bin abd ul Rahman bin mohammad Albana al saati,alfath al Rabbani bil tartib musnad ahmad bin hanbal alshaibani ,page 14, jild 170,publisher:dar ul ihya al turas al arabi.
[37]Khatabi,abu sulaiman, ahman bin mohammad bin Ibrahim bin al khitab albasti maalim ul ssunan ,page 209,jil3,publisher:al matba alilmia.
[38]Sharf ud din al husain bin abd ullah al tibi , sharh al tibi ala mishkat al masabih ,page2312,jild 7,publisher:makbah nazzar Mustafa albaz